نماز کی عظمت

بَابُ مَا جاءَ فِیْ حُرْمَةِ الصَّلاةِ

درسِ حدیث
مولانا عبداللطیف مدنی

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُعَاذِ الصَّنْعَانِیُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النُّجُوْدِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ یَوْمًا قَرِیْبًا مِنْہُ وَنَحْنُ نَسِیْرُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِیْ الْجَنَّةَ وَیُبَاعِدُنِیْ عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَنِیْ عَنْ عَظِیْمٍ وَاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَاتُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ کَمَایُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِرَاْسِ الْاَمْرِ کُلِّہٖ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِہٖ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِہِ الْجِھَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِمَلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ قَالَ کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذَا فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَاِنَّالَمُوَاخَذُوْنَ بِمَانَتَکَلَّمُ بِہٖ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَامُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

ترجمہ: ''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک دن میں دورانِ سفر آپ کے قریب ہوگیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھ کو جنت میں داخل کردے اور دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حقیقت تو یہ ہے کہ تم نے ایک بہت بڑی چیز کا سوال کیا ہے لیکن جس پر اللہ تعالیٰ آسان کردے اس کے لیے یہ بہت آسان بھی ہے۔'' پھر فرمایا: ''اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز پابندی کے ساتھ ادا کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، اور بیت اللہ شریف کا حج کرو۔'' پھر اس کے بعد فرمایا: ''اے معاذ! کیا تمہیں خیر و بھلائی کے دروازوں تک نہ پہنچادوں' (تو سنو) روزہ (ایک ایسی) ڈھال ہے (جو گناہ سے بچاتی اور دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھتی ہے) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے (اور اسی طرح) رات (تہجد میں) مومن کا نماز پڑھنا (گناہ کو ختم کر دیتا ہے) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس میں

تہجد گزاروں اور رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس پوری آیت کا ترجمہ ہے)۔ان (مؤمنین صالحین) کے پہلو (رات میں) بستروں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار کو خوف و امید سے پکارتے اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان (مومنین صالحین) کے لیے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔یہ ان کے اعمال کا صلہ (انعام) ہے جو وہ کرتے تھے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمھیں اس چیز (دین) کا سر اور اس کے ستون اور اس کے کوہان کی بلندی نہ بتادوں ؟میں نے عرض کیا ہاں !یارسول اللہ!ضرور بتایئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس چیز یعنی (دین) کا سر اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے۔پھر آپ نے فرمایا کیا تمھیں ان تمام چیزوں کی جڑ نہ بتادوں۔میں نے عرض کیا: ہاں اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرور بتایئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس چیز یعنی (دین) کا سر اسلام ہے۔اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمھیں ان تمام چیزوں کی جڑ نہ بتادوں۔میں نے عرض کیا: ہاں اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرور بتایئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور (اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: اس کو بند رکھو۔میں نے عرض کیا۔اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم اپنی زبان سے جو بھی لفظ نکالتے ہیں ان سب پر مواخذہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ ”ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ“،تمھاری ماں تمھیں گم کرے (اچھی طرح جان لو کہ) لوگوں کو ان کے منہ کے بل یا پیشانی کے بل دوزخ میں گرانے والی اسی زبان کی (بری) باتیں ہوں گی۔“

تشریح: اس حدیث میں دین کی تصویر بڑے خوبصورت انداز میں اجاگر کی گئی ہے۔جس طرح کسی جسمانی وجود کا مدار ”سر“ پر ہوتا ہے۔اگر سر کو ختم کر دیا جائے تو جسمانی وجود بھی باقی نہیں رہتا۔اسی طرح ”ایمان و اسلام“ یعنی عقیدۂ توحید و رسالت دین کے لیے بمنزلہ سر کے ہے کہ اگر توحید و رسالت کے اقرار و اعتقاد کو ہٹا دیا جائے تو دین کا وجود بھی باقی نہیں رہے گا۔پھر جس طرح کسی جسمانی وجود کو کارآمد بنانے کے لیے ستون بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے،اسی طرح دین کا ستون نماز ہے۔نماز ہی وہ بنیادی طاقت ہے جو دین کے وجود کو قائم رکھتی ہے۔اگر نماز کو ضائع کر دیا جائے تو دین کا وجود اپنی اصلی حالت کھو بیٹھے گا۔پھر جس طرح کسی جسمانی وجود کو باعظمت اور پرشوکت بنانے کے لیے کسی امتیازی وصف و خصوصیت کی ضرورت ہوتی ہے۔اسی طرح جہاد وہ ضرورت ہے جس پر دین کی عظمت و شوکت کا انحصار ہے۔اگر جہاد کو (خواہ قلم سے ہو یا زبان سے خواہ تلوار سے ہو یا تبلیغی جد و جہد سے) ملتِ اسلامیہ سے خارج (نکال) کر دیا جائے تو دین ایک بے شوکت اور بے اثر ڈھانچہ بن جائے گا۔حدیث کے آخر میں زبان کی حفاظت کے متعلق ہدایت ہے کہ زبان کو قابو میں رکھنا دین و دنیا کی کامیابی اور نجات کا ذریعہ ہے اور زبان کو بے قابو چھوڑ دینا اپنے آپ کو دین و دنیا کی بربادی کی طرف دھکیل دینا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ منہ سے جھوٹ،غیبت،الزام تراشی،فحاشی اور بدکلامی کے الفاظ نہ نکالے جائیں۔اگر زبان کی حفاظت نہ کی گئی تو جہنم کا عذاب سامنے ہے۔اور اگر زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر،اچھی باتیں،خیر و بھلائی کے الفاظ،وعظ و نصیحت کے کلمات نکلتے ہیں تو یقین کر لو کہ یہ ابدی نجات،دائمی عیش و نشاط اور ہمیشگی کے باغ و بہار انتظار و استقبال میں ہیں۔

یہ حدیث جس چیز کی وجہ سے یہاں درج کی گئی ہے وہ ہے ''اقامتِ صلوٰۃ'' جس کو دین کا ستون قرار دیا ہے کہ جس طرح کوئی مکان ستون کے بغیر قائم نہیں رہتا' اسی طرح نماز کے بغیر دین کا قیام نہیں۔ اس سے نماز کی اہمیت وعظمت ظاہر ہورہی ہے۔ ویسے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد سب سے پہلا اور سب سے بڑا فرض اسلام میں نماز ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی وہ خاص عبادت ہے جو دن رات میں پانچ مرتبہ فرض کی گئی ہے۔ ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد وعورت پر فرضِ عین ہے۔ یہ ایک قدیم عبادت ہے کسی رسول کی شریعت کبھی اس سے خالی نہیں رہی۔ شروع میں امتِ محمدیہ پر صبح وعصر کی دو نمازیں مقرر تھیں۔ شبِ معراج میں پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جس نے ان کا اچھی طرح وضو کیا اور ان کو ٹھیک اوقات پر پڑھا اور ان کا رکوع اور خشوع کامل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے اور جو کوئی ایسا نہ کرے اللہ بے نیاز اس کی بخشش کا وعدہ نہیں کرتا چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے تو اسے عذاب میں مبتلا کرے۔

قرآنِ کریم کی متعدد آیات اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیکڑوں احادیث میں نماز کی بڑی سخت تاکید فرمائی گئی ہے اور اس کو دین کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ بے شک نماز ہی ایسی چیز ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسی قوت رکھی ہے جس سے تقاضہائے ایمان پیدا ہوتے ہیں اور شرفِ انسانیت کا شعور بیدار ہوتا ہے۔ نماز ایمان واسلام کو محفوظ رکھنے کا طریقہ اور دنیا وآخرت کے نقصان سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت آخری وصیت جوامت کے لیے فرمائی وہ یہ تھی ''الصلوۃ الصلوۃ وما ملکت ایمانکم'' یعنی نماز کی پابندی کرو اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھو۔ یہ بات دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔ اس سے نماز کی اہمیت خوب واضح ہورہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری وقت میں نماز ہی کی تاکید فرمارہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ہمارا ایمان نماز ہی کی پابندی سے محفوظ ہے۔ اس کی ہمیں بڑی قدر کرنی چاہیے۔ اس کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے مگر افسوس کہ ہماری نظر میں اس کی کوئی قدر اور اہمیت نہیں۔ یہ ہماری بڑی محرومی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں نماز کا اہتمام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمِیْحِ عَنْ اَبِی الْھَیْثَمِ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہُ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ (اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ) الْاٰیَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد کی دیکھ بھال کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے لیے ایمان کی گواہی دو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''انما یعمر مساجد اللہ الخ'' یعنی بے شک اللہ کی مسجدوں کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، نماز

پابندی سے ادا کرتا اور زکوٰۃ دیتا رہتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

تشریح: فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو اللہ کے گھر کی خبر گیری کرتا ہے۔ اس کی حفاظت و خدمت کرتا ہے۔ اس میں جھاڑو وغیرہ دے کر اس کی صفائی رکھتا ہے، اس میں نماز پڑھتا اور عبادت کرتا ہے تو تم اس کے حق میں گواہی دو کہ وہ مردِ مومن اور اللہ و رسول کا فرماں بردار اور اطاعت شعار بندہ ہے۔

نماز چھوڑنے کا بیان:

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْکِ الصَّلٰوۃِ

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا جَرِیْرٌ وَاَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْکُفْرِ وَ الْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّوٰۃِ. وَحَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُو الزُّبَیْرِ اِسْمُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسٍ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق نماز چھوڑنا ہے اور ایک روایت ہے کہ مومن کا نماز چھوڑنا بندۂ مومن اور کفر کے درمیان (کی دیوار) کو ڈھادیتا ہے۔

تشریح: اس حدیث کا مطلب ہے کہ بندۂ مومن اور کفر کے درمیان نماز بمنزلہ دیوار کے ہے کہ بندہ اس کی وجہ سے کفر تک نہیں پہنچ سکتا مگر جب نماز ترک کردی گئی تو گویا درمیان کی دیوار اٹھ گئی۔ لہٰذا نماز چھوڑنے والا مسلمان کفر تک پہنچ جائے گا۔ نماز ترک کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ ''احکم الحاکمین'' کی حکم عدولی ہے۔ دنیا میں بھی اس کا وبال بھگتنا پڑتا ہے اور آخرت میں بھی اس کی بڑی سنگین سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارِ الْحُسَیْنِ بْنِ حُرَیْثٍ وَیُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ ح وَثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا نَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِیْہِ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ الشَّقِیْقِیُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا نَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ وَفِیْ الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

ترجمہ: ''حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے لہٰذا جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا۔''

تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان امن وامان کا معاہدہ ہو چکا ہے کہ ہم انھیں قتل نہیں کرتے اور اسلام کے احکام ان پر نافذ نہیں کرتے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نماز پڑھنے، جماعت میں حاضر ہونے اور اسلام کے دوسرے ظاہری احکام کی اتباع کرنے کے سبب مسلمانوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ لہٰذا جس نے نماز کو (جو اہم ترین عبادت ہے) چھوڑ دیا تو گویا کہ وہ کافر ہوگیا۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ نماز ترک

کر کے کفر کو ظاہر نہ کریں۔ اس طرح جملہ ''فقد کفر'' کے معنی یہ ہوئے کہ جس نے نماز چھوڑ دی' اس نے کفر کو ظاہر کر دیا۔

تنبیہ: نماز کا انکار کرنے والا بے شک کافر ہو جاتا ہے۔ البتہ جو شخص نماز کی فرضیت کا اقرار تو کرتا ہو لیکن عملی طور پر نماز ادا نہ کرتا ہو تو وہ کافر تو نہیں ہوتا' فاسق و فاجر ہوتا ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قال كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُه' كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شقیق ؒ فرماتے ہیں کہ تمام اعمال میں سے صرف نماز ہی ایک ایسا عمل تھا جس کے چھوڑنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کفر سمجھتے تھے۔

تشریح: یہاں جو حصر کے ساتھ فرمایا گیا ہے کہ صحابہ کرامؓ نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ سمجھتے تھے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک نماز کا ترک نہ صرف یہ کہ بہت بڑا گناہ تھا بلکہ وہ اسے کفر کے بہت قریب سمجھتے تھے۔ کیوں کہ اس وقت اسلام کی علامت ہی نماز تھی جو مسلمان ہوتا تھا وہ نماز ادا کرتا تھا اور جو نماز ادا نہ کرتا اس کے بارے میں سمجھا جاتا کہ وہ مسلمان نہیں' اس لیے صحابہ کرامؓ نماز چھوڑنے کو کفر سمجھتے تھے۔

تارکین نماز کے متعلق مختلف وعیدوں کا ذکر آتا ہے مگر اس باب میں جو وعید یہاں بیان کی گئی ہے' وہ بہت سخت ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان حائل نماز ہے۔ اگر حائل رکاوٹ دور کر دی جائے تو وہ کفر میں داخل ہو جائے گا۔ اس باب کی احادیث میں معلوم ہوتا ہے کہ نماز چھوڑنا کفر ہے۔ جب کہ دوسرے ابواب کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر نہیں۔ ان مختلف روایات کی وجہ سے ائمہ میں اختلاف ہوا۔ امام احمدؒ کی ایک روایت ہے کہ عمداً نماز چھوڑنے سے کافر و مرتد ہو جاتا ہے اور وہ اس پر مرتد کے سارے احکام جاری کرتے ہیں اور قتل بھی ردۃً ہوتا ہے مگر جمہور کے ہاں کافر و مرتد نہیں ہوتا بلکہ سزا دی جائے گی پھر سزا میں اختلاف ہے۔ وہ حدًّا قتل کا حکم دیتے ہیں جیسے قصاص یا زانی محصن کو حداً رجم ہوتا ہے۔ امام شافعیؒ و امام مالکؒ کے ہاں قتل کر دیا جائے گا اور احناف کے نزدیک قید کر دیا جائے گا جب تک کہ توبہ نہ کرے۔ لیکن اگر نماز کی فرضیت کا انکار کر دیا تو وہ بالاتفاق کافر ہوگا۔ امام احمدؒ ظاہری احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔

جمہور کی دلیل قرآن کریم میں ہے: ''**ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر مادون ذالک لمن یشاء** ''

اسی طرح بعض وہ احادیث جن میں ترکِ صلوٰۃ کو گناہ تو کہا ہے مگر کفر نہیں کہا۔

جمہور کی طرف سے جواب نمبر (۱): رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال تشدیداً تھے تاکہ لوگ ڈر جائیں۔

جواب نمبر (۲): نماز نہ پڑھنا کافروں کا عمل ہے۔ نماز نہ پڑھ کر کافروں والا عمل کیوں کرتے ہو۔

جواب نمبر (۳): کفر کا قرب ہے ممکن ہے کہ کفر میں داخل ہو جائے۔ امام مالکؒ و شافعیؒ کے ہاں قتل کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں قتال کا حکم ہے جیسے ''امرت ان اقاتل الناس الخ'' کہ پورے اسلام پر عمل نہ کریں تو میں قتال کروں گا۔

جواب: قتال کو قتل لازم نہیں۔ قتال بمعنی لڑنا جھگڑنا ہے۔

احناف فرماتے ہیں کہ حدیث میں قتل کے تین اسباب مذکور ہیں اور ترک صلوٰۃ ان میں سے نہیں ہے۔